رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۸

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب ...... ا/

اردو کی دوسری کتاب ۲/

اردو کی تیسری کتاب ۳/

اردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اردو کا قاعدہ لمنگ صاحب کا ۲/

فارسی اردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ عہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۱/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲/۸

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳/

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۵/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکُول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے بہ تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجھی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۶ر - فارسی اردو ۴ر + یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۰ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ جمعہ - ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ملکہ معظمہ جب کوئٹہ تشریف لے گئی تھیں تب مہاراجہ صاحب نے ایک لاکھ روپے اُن کی یادگاری میں دیئے تھے کہ کسی عورتوں کے ہسپتال کھولنے میں صرف کئے جاویں۔ اب اس رقم کو اوروں نے ڈیڑھ لاکھ تک پہونچایا ہے۔ اور ارادہ ہے کہ دہلی میں ایک میڈیکل کالج اور ہسپتال عورتوں کے لئے قائم کیا جاوے۔ جس میں قریباً ۱۵ لاکھ کا صرف ہوگا۔

جاپان کے نئے شہنشاہ کو کنگ جارج نے آرڈر آف دی گارٹر کا خطاب عطا کیا ہے۔

مسٹر کرشتی نے (جو شراب کا کارخانہ رکھتے تھے) اپنے وصیت نامہ میں ۵، لاکھ روپئے خیراتی کاموں کے لئے چھوڑے ہیں۔

بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کے بعد ہفتہ وار ولایت سے ڈاک کا جہاز آنے پر ایک ایسی ریل چلائیں جو بمبئی سے دہلی تک ۲۴½ گھنٹہ میں پہونچے۔ اس میں فسٹ کلاس کے مسافر بھی جاسکینگے۔

گذشتہ ہفتہ کلکتہ کے قریب ایک ایسا ڈاکہ پڑا کہ گھر کے مالک اجاڑے گئے۔ اُس کی بیوی اور دو بچے جان سے مار ڈالے گئے۔ اور ان کا سب مال لٹ گیا۔

جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ پریٹوریا میں بارہ لاکھ روپے صرف کرکے ایک ایسا بے تار کی برقی کا سٹیشن قائم کریں کہ انگلستان کے دوسرے سٹیشنوں کو (جو کل دنیا میں پھیلے ہیں) مدد دے سکے۔

مقام سناویہ کی لڑائی میں فرنچ فوج کا نقصان ۱۹ مقتول ۳۹ زخمی فتح نصیب تھی۔

قسطنطنیہ سے ۹ کی خبر ہے کہ ساحل ٹواڈونلز پر امدادی فوجوں کے ساتھ ٹبالین نے کھلم کھلا سرکشی کی۔

باغی سپاہی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سب رخصت کئے جائیں۔ آس پاس کے دیہات بھی لوٹ پوٹ گئے۔

قسطنطنیہ سے نئی فوجیں بھیجی گئیں کہ سرکشی کا انسداد کریں معلوم نہیں کہ بغاوت کی نوبت کیسے آئی۔

دربار قسطنطنیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مجرم ترکوں کو ایسی سزائیں دیں کہ آئندہ کو عبرت ہو۔

جاپان اپنی بحری طاقت میں سات ڈریڈ ناٹ اور چھ کروزر اضافہ کریگا۔ نہایت طاقتور ہونگے۔

امریکن پریزیڈنٹ ٹافٹ نے سرحد میکسیکو پر دو رجمنٹ رسالہ روانہ کیں۔ تاکہ رعب قایم رہے۔

اکثر جگہوں سے خبر آئی ہے کہ اب آٹھ یا دس روز کے بعد بارش پھر شروع ہوئی ہے اور اس درمیان میں بارش کے رُک گئے سے کاشتکاروں کو فایدہ ہوا ہے۔ بارش امسال ایسی عمدگی سے ہوئی ہے کہ اب اگر ستمبر میں کچھ خرابی نہ پیدا ہو جاوے تو ایسی عمدہ فصل ہوگی کہ جیسی بیس بائیس برس سے نہیں ہوئی ہے۔

قیصر جرمن نے ہمارے شہنشاہ معظم کی دختر پرنسس میری صاحبہ مکرمہ کو اپنے ہاں مدعو فرمایا ہے۔

پرنسس میری صاحبہ قیصر جرمن کی دختر کے ہمراہ مقام پاٹسڈم میں ٹھہرینگی۔ موسم بہار میں۔

لنڈن کی ووٹ خواہ عورتوں نے تار کے چودہ بلے اکھاڑ ڈالے تاکہ لبرل وزرا ہوش میں آئیں۔

باب عالی نے برطانیہ اعظم فرانس اور روس کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اپیل کرکے کو روک کر جزیرہ ساموا کو بچا لیا ہے۔ معلوم ہوا کہ گلاسٹر کی واردات کی خبر صحیح ہے۔

نفٹنٹ سٹینڈ فر ہوائی جہاز کا تجربہ کرتے ہوئے گر پڑے جہاز معہ غبارہ باز کے راکھ تھا۔

نکاراگوا میں خانہ جنگی کا فساد سخت ہے وہاں کی امریکن آبادی مدد کے لئے شور مچا رہی ہے۔

وہاں کے اجنبی باشندے کارنٹو میں پناہگیر ہیں امریکن گورنمنٹ کی فوج کو بھیجنا لازم آیا ہے۔

اخبار کی بہار

ہندو یونیورسٹی کے لئے پچپن ہزار روپے کی رقم وصول ہوئی۔ الہ آباد کا گجپت دان ہے۔

صوبجات متحدہ میں پچھلے سال ۱۶۵ ڈکیتیاں زیادہ تھیں۔ بیشی قتل ۹۹ رہزنیوں میں ۱۵۵ کی بیشی

نقب کی وارداتوں میں بنسبت سال ماسبق ۱۱۴۳ کی بیشی تھی ضربات شدید ۳۵۰ کی تھی۔

ہندی ریلویز کی تعمیرات پر اوڈیڑہ کروڑ روپیہ امسال خرچ کرینگے۔ کل پندرہ کروڑ روپیہ ہوگا۔

ہائیکورٹ کلکتہ نے قرار دیا کہ شیعہ و سنی کے درمیان نکاح ناجائز ہے۔ قانوناً۔

اولاری نام دخانی جہاز نٹال سے مدراس پہونچا ۵۲۵ مزدوران کو واپس لایا ہے۔

یہ وہ ہیں جنکی میعاد خدمت ہوچکی ہے۔ اور ۶۳۲۱۰ روپیہ اپنے ساتھ لائے ہیں۔

کلکتہ میں جی گیسپہ نام ایک نوجوان یوروپین نے متواتر تین خون کئے۔ بعد میں خودکشی کی۔ ۹ کو

اپنی چچی مسز رجبن اسکی نوجوان لڑکی اور ۸ سالہ لڑکے کو قتل کیا۔ دہوکے سے بلایا تھا۔

وہ مسٹر ڈبلیو سی گیسپہ کا بیٹا تھا جو کہ حضور وئیسرائے کی دخانی لانچ کے چیف انجنیر ہیں۔ افسوس۔

ملکی فوج کے مرحوم جنرل بوتہ کی ہندی یادگار کے لئے سر رتن ٹاٹا نے ایک لاکھ روپیہ دیا۔

جناب مسز اینی بیسنٹ صاحبہ ولایت سے واپس آئیں بمبئی میں آپکے خیر مقدم کا جلسہ دہوم دہام سے تھا۔

خباب ممدوحہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے کام کی ترقی کے لئے ۱½ لاکھ روپیہ ولایت سے لائی ہیں۔

جدید شہر دہلی کی عارضی عمارات کے لئے وزیر ہند بہادر نے ۹۴ لاکھ کی منظوری دیدی ہے۔

امیر صاحب نے خوست کے زرتوں حاجی و منگال کے پیچاس باشر شر کا کابل میں بطور یرغمال کے رکھے ہیں۔ وہ ہر چھ ماہ بعد بدلے جائینگے اُن سے اچھا سلوک کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ سرکشی نہ ہونے پائے۔

پنجاب میں پچھلے سال مشترکہ سرمایہ کی ۵۰ نئی کمپنیاں جاری ہوئیں ۱۴ کمپنیوں کے دیوالے ہوگئے ہیں۔

ہندی ریلویز کے لئے دو ہزار مالگاڑیاں منگوانا منظور کیا گیا تاکہ قلت کی شکایت رفع ہو۔

سرویہ کی مجلس وزرات مستعفی ہوگئی۔ معاملات خارجہ کی نازک صورت کے باعث مجبور تھے۔

ایکسفورڈ کے متصل ایک ایروپلین پانچسو فٹ کی بلندی سے نیچے آپڑا دو برٹش فوجی افسر مرگئے ہیں۔

شنگھائی سے خبر آئی ہے دریائے ونچو کی عظیم طوفانی طغیانیوں سے سخت تباہی ہوئی ہے۔

علاقہ چوچاؤ کا شہر کانیو تباہ ہوگیا یہاں کے دس ہزار باشندے تباہ ہوگئے ہیں

اور بھی چھوٹے قصبے برباد ہوگئے چینی اندازہ کرتے ہیں کہ کل ۳۰۰ باشندے ہلاک ہوئے۔

چینی گورنمنٹ نے ایک فوج تیار کی ہے وہ اہل منگولیا کی سرکشی فرو کرنے کو کابد جائیگی۔

فرنچ کرنل منجن نے مراکش میں جاکر تمام قیدی چہڑائے ایکے عطے میں نمایاں اعزاز پایا

جنگ بوروڈینو کی ۱۰۰ ویں سالگرہ کی خوشی میں میدان نہا میں روسی فوج کی جنگی قواعد ہوگئی۔

یہ جنگ روس و فرانس میں تھی جبکہ روس کے ۴۴ ہزار سپاہی ۲۲ جنرل مقتول ہوئے تھے۔

فرنچ شاہ نپولین کے ۳۲ ہزار سپاہی اور ۴۳ جنرل مقتول تھے۔ زار روس نے بھی جنگی قواعد دیکھی۔

جنوب میکسیکو میں خانہ جنگی ایسی سخت ہے۔ کہ امریکہ کو فوج بھیجنے کے بغیر چارہ نہیں مداخلت لازم ہے۔

برٹش و روسی گورنمنٹ نے منظور کیا ہے کہ ایران کو ایک اور رقم قلیل قرضہ کی دیجاویگی۔

مصری اخبار اللواء کی طرح قسطنطنیہ کا اخبار زینبین بھی بند کیا گیا۔ سازش مصر کا حامی تھا۔

اٹلی نے اعلان کیا کہ فتح ٹریپولی کا کام تمام پایا۔ اب اندرون ملک میں رعب جمانے کے لئے دو فوجیں علیحدہ کمانڈروں کے ماتحت مقرر کیں وہ لفٹننٹ جنرلوں کے سپرد ہونگی۔ ایک ٹریپولی کیلئے دوسری سائرینیکا کے لئے ہے۔

جنرل کانیوہ اپنا کام کبھی کرچکے۔ وہ ٹریپولی سے واپس آئینگے (سبحان اللہ)

لندن کی ملکی فوج کے مرحوم جنرل بوتہ کی یادگار قائم کرینگے تیس لاکھ روپیہ چندہ ہوگا۔

شہنشاہ مرحوم جاپان کے جنازہ پر چین کے برٹش بیڑہ کے تین سو جوان بھی حاضر ہونگے۔

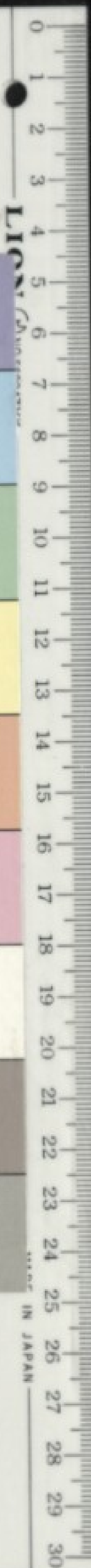
برٹش بحری طاقت کے لئے بٹیل شپ بن رہا ہے وزن ۳۰ ہزار ٹن ہے لمبائی میں ۷۰۰ فٹ ہے۔

جرمنی و آسٹریا دونوں ٹرکی کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلائینگے اور جنگ ٹریپولی کے بعد ٹرکی کو اندرونی انتظام کی درستی میں صدق دل سے مدد دینگے امید ہے کہ ٹرکی و اٹلی میں جلد صلح ہوگی۔ دیکھا چاہئے۔

اہل بلغاریہ جوش جنگ میں اندہے ہیں۔ گورنمنٹ کی ملامت کرتے ہیں کہ اعلان جنگ میں تاخیر کیوں کریں۔

گورنمنٹ بلغاریہ کا جواب ہے کہ جنگی و مالی حالت عمدہ ہے لیکن لڑائی سے مصالحت کی کوشش افضل ہے۔

بلغاریہ گورنمنٹ اُمید کرتی ہے کہ مصالحت میں کامیابی ہوگی۔ ٹرکی مناسب رعایتوں میں دریغ نہ کرے گی۔



ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۶

سب سے بڑا اور لاثانی کام جو اس ناجی نے کیا وہ تمام بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ تھا جو اُس نے جسم انسانی کو اختیار کرکے قربانی گذرانتے سے عمل میں لا کر دیا۔ گنہگاروں کو اپنے گناہوں کی سزا کے لئے مرنا تھا پر وہ ان کا عوضی ہو کر خود مرا جسکی وجہ سے گنہگاروں کے اوپر سے سزا کا فتویٰ جاتا رہا اور سزا کے عوض اُس کے کفارہ کے بڑے کام کا عجیب نتیجہ اور فایدہ حاصل کرنیکا موقعہ ہاتھ آیا۔

سب سے بڑی عجیب و غریب بات اس طریقہ نجات میں یہ ہے کہ اب جس حال کہ گناہوں کی سزا ہو گئی تو گنہگار اُس کی محبت اور مہربانی سے بچائے جانے کے مستحق ٹھہرے اور گر وہ چاہتا تو وہ اب حیات تھا تمام گنہگاروں کو بلا کسی شرط کے دے سکتا تھا۔ مگر اُس نے نہایت ہلکی اور سیدھی سادی شرط لگا دی کہ (۱) توبہ کرو اور اُس پر (۲) ایمان لاؤ تو اس کفارے کا فایدہ تم کو ملیگا۔ اور جو اس مژدہ نجات بخش کو قبول نہ کرے تو وہ اگرچہ نجات تیار ہے پر محروم رہیگا بلکہ ہلاکت اور بربادی کے گڑھے میں جا پڑیگا اور ہرگز نہ بچیگا۔ بلکہ نجات کی موجودگی میں گویا وہ ہلاکت کی مایوس حالت سے جانبر نہ ہو سکیگا۔ وہ ضرور ہلاک ہو جاوے گا۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱۳

عنصر ۱۔ از حد گرانی:۔ ہمارے زمانہ میں نسبت زمانہ گذشتہ کے ہر ایک چیز گراں ہوتی جاتی ہے۔ جو چیز پہلے ایک آنہ میں ملتی تھی وہ اب چار آنہ کو ملتی ہے۔ گویا ہر ایک چیز کی قیمت چوگنی ہو گئی ہے۔ کیا خوردنی اشیا اور کیا پوشیدنی اشیا غرضیکہ ہر ایک قسم کی چیزیں اس طرح سے ایسی مہنگی ہوتی جاتی ہیں کہ جسکا بیان کرنے کے لئے اخباروں کے بہت سے اوراق چاہئیں۔ ہر ایک آدمی شاکی ہے کہ سب کچھ مہنگا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے مشکلات بڑھ گئی ہیں اور تنگی اور افلاس نے اکثروں کو بھیک مانگنے کا آسان پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اور آبادی زیادہ ہو جانے سے سلسلے ملازمت اور دیگر قسم کے کاموں میں کافی گنجایش نہیں کہ سب کو وجہ معاش ملسکے۔ اسلئے ایک بہت بڑا حصہ آبادی کا اب بے کام ہو کر قسم قسم کی خرابیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور اکثر گداگری کو اختیار کرکے مفت خوری کے عادی بن گئے ہیں جس کے سبب سے لوگوں کو ایسے نکمے لوگوں کو پالنا پڑتا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ بہت بُری قسم کے دھوکے اور فریب لوگوں نے اختیار کرلئے ہیں جس کے وسیلے سے وہ خاطر خواہ آمدنی کی صورت نکالکر مخلوق خدا کو ستاتے ہیں اور جرایم پیشہ ہو کر ہر وقت کو بھی قسم قسم کی دقتوں میں ڈالتے ہیں۔ جہاں مختلف قسم کی تجارتوں سے لوگ منافع اُٹھاتے ہیں وہاں بے شمار لوگ گرانی اور بے کاری کی وجہ سے تنگ اور مفلس ہو رہے ہیں۔ غرض ہمارا زمانہ نہایت عجیب قسم کا زمانہ ہے۔ خرچ اخراجات بڑھ گئے ہیں اور آمدنی کی صورت مشکل ہو گئی ہے۔ اور روز بروز ہر ایک چیز گراں ہوتی جاتی ہے اور زندگی بسر کرنا ایک مشکل امر نظر آتا ہے۔

ہفتہ گذشتہ میں ایک بڑی افسوسناک خبر ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ ایونگ صاحب ساکن الہ آباد کی مرگ جوانی کی ہم کو ملی ہے۔ جس سے از حد حیرانی طاری ہوئی ہے۔ کیونکہ صاحب موصوف ایک فاضل اجل اور بڑے لایق و قابل نوجوان مشنری تھے جنکی سعی و کوششوں سے الہ آباد میں ایک نامی گرامی کرسچن کالج کھلگیا ہے۔ اور جنکی ہر دلعزیزی سے غیر اقوام عموماً اور مسیحی نوجوان خصوصاً بہت سے فایدے اُٹھا رہے تھے ایک ایسے لایق صاحب کا ہمارے درمیان سے رخصت ہو جانا جنکی بڑی ضرورت محسوس ہوتی تھی کوئی چھوٹا اور بے حقیقت حادثہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ خاص طور سے کرسچن کمیونٹی کی بدقسمتی پر دال ہے۔ خاصکر ہمارے پنجابی مسیحیوں کے لئے یہ ماجرا جانکاہ ثابت ہوگا۔ ہائے اب کون ویسا ہی خواہ وہ درد خواہ صاحب نکلیگا جو پنجاب کے ہر ایک ہونہار جوان کی دستگیری کرکے فوراً الہ آباد میں لگوا دیگا۔ اب کون اس طرح کا مددگار بنیگا؟ ہم مرحوم کے تمام خاندان کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ جو تسلی کا بانی ہے۔ اُن سب غمزدوں کو تسلی و تشفی عنایت کرے۔

ہم کو امید ہے کہ کوئی صاحب الہ آباد سے اُنکے انتقال اور دفن کے متعلق ضرور مفصل حالات لکھکر بھیجینگے۔

گذشتہ ہفتہ کے پرچہ نور افشاں میں ہمارے ایک معزز دوست علم دوست نے بزرگ لوگوں کی سوانح عمری کے عنوان سے ایک چھوٹا سا مضمون لکھا تھا جس کی نسبت ہم اپنی رائے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اس سال کے شروع ہی سے ایک یا دو کالمز اس ضروری سلسلہ کے لئے مخصوص کر دیں کیونکہ ہماری رائے میں یہ ایک بہت مفید طریقہ دوسرے لوگوں کی زندگیوں کے متاثر کرنے کا ہے۔ جسکے ذریعے سے زندگی کا نیک اثر دوسروں کے لئے نمونہ ہو کر فایدہ بخش سکتا ہے۔ پر اس میں اگر کوئی مشکل ہے تو وہ یہ ہے کہ ہر ہفتہ ایسے مضامین جن میں مختصر اور مفید سوانح عمریاں درج ہوں نور افشاں میں آنے چاہئیں۔ عمدہ اور دلچسپ مضامین کی از حد ضرورت رہتی ہے اور بعض وقت بڑی مشکل سے اخبار کے لئے مضامین ملتے ہیں۔ تو اس حالت میں ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی سوانح عمری ضرور چاہئے۔ اگر نامہ نگار صاحبان جنکو قلم اُٹھانے کی توفیق خدا نے عنایت کی ہے۔ ہر ہفتہ مختصر اور عمدہ سوانح عمریاں لکھکر بھیجا

کریں تو اس سلسلہ کو چلانا کوئی مشکل کام نہیں ہے اور اس سے فائدہ بھی بہت ہوگا۔ پر ہماری دانست میں یہ کام ہمارے لائق و فائق نامہ نگار ان کی ہمت پر موقوف ہے اگر وہ کمر ہمت باندھیں تو ہم بقدر و تیار ہیں کہ اس سلسلہ کے لئے دو کالم ضرور دیا کرینگے۔ لہذا عرض ہے کہ بہت جلد عمدہ اور مختصر سوانح عمریاں بھیجنا شروع کریں تاکہ یہ مفید سلسلہ جاری کیا جاوے۔ اسکی نسبت دیگر صاحبان کی رائے زنی کے لئے بھی موقعہ ہے۔ جسکی انتظاری ہم کرینگے۔

آجکل یہ خبر اسلامی اخباروں میں گشت کر رہی ہے کہ خواجہ کمال الدین احمدی صاحب ملک یورپ کی طرف سفر کرنے کے لئے جہاز پر روانہ ہوئے ہیں۔ جنکا ارادہ ہے کہ ولایت کے مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کے متعلق خدمت کریں کیا ہی ملک اور اسکے بے شمار علاقوں میں اسلام خاطر خواہ اشاعت پاچکا ہے کہ اب ولایت میں اُن کی بلاہٹ ہوئی ہے؟ اسلام کی حالت کا فوٹو جو اسلامی اخبار سر رشتہ اُتار رہے ہیں اس ملک بلکہ تمام اسلامی ممالک کی گری ہوئی حالتوں کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو ابھی ہمارے ہی ملک میں اسلام کے علما کے لئے اتنا کام باقی ہے کہ اگر وہ اس کو اچھی طرح سے کریں تو ایک مدت درکار ہے۔ پر ولایت میں جا کر وہ کیا کرینگے؟ علاوہ ازیں اُن کا سب سے اول اور بڑا کام آپس کے اختلاف کا دور کرنا ہے۔ جس کا فیصلہ وہ اب تک نہیں کر سکے۔ اور باقی فرقہ احمدی اور اُن کے متعقدین اب تک مباحثوں اور مناظروں میں ہار مانتے رہے ہیں۔ کیا یہ تمام کام اس ملک میں انجام کو پہونچ چکے ہیں۔ جنکے فیصل کرنے کے بعد اب دیگر ملکوں کی باری آگئی ہے؟ یا صرف شہرت کے لئے اور خواہ مخواہ کی ڈینگیں مارنے کے لئے وہ عازم ولایت ہوتے ہیں؟ اگر پہلے وہ اپنی مشن کو اس تمام ملک میں پھیلا چکتے تو پھر بقول آمل خویش بعد درویش کے قول کے مطابق دوسرے ملکوں میں جاکر احمدی فرقہ کی اشاعت کا فکر کرتے پر موجودہ صورت میں ایسا کرنا دور از مصلحت نظر آتا ہے ہاں اگر مطلب سیر ملک سے ہے تو دیگر بات ہے۔ دولتمند اشخاص سب ایسا کر سکتے ہیں۔ پر دین کا کام تو ہمارے ملک میں ہی کرنے کے لئے اتنا ہے کہ پشتوں تک بھی ختم ہونا مشکل ہے۔ بیشتر اس کے کہ سب حق پڑھا سکیں۔

ہمارے مسلمان بھائی احمدیوں سے بہت کچھ اختلاف مذہبی کرتے ہیں اگر سچ کہا جائے تو یہ کہنا کچھ بے جا نہیں ہے کہ احمدی اعتقاد زمانوں اور صدیوں کے اسلامی اعتقاد سے بالکل نرالا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام ملکوں کے اسلام کے علمانے بذریعہ بیشمار اعلانوں کے اس جماعت کو جہنمی قرار دیا ہے بلکہ اس سے بڑھکر بڑے بڑے خطاب انکو دیئے ہیں۔ اور ہمیشہ آپس میں مباحثے اور مناظرے ہوتے رہتے ہیں ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء میں ایک دورے کے متعلق "رپورٹ" کے عنوان احمدی اور غیر احمدی صاحبان کے اختلاف کا طول طویل ذکر کرتے ہیں۔ جس میں ۱۷ اختلاف بیان کئے ہیں جو سب کے سب خداوند یسوع مسیح کے متعلق ہیں۔ درحقیقت جو کچھ اختلاف اس فرقہ میں ہے وہ خداوند یسوع مسیح ہی کے متعلق ہے۔ اور آپ مسیح موعود ہونے کے مدعی بھی ہیں تو پھر کیوں اُن کے مخالف نہوں؟ قدیم اسلام تفنیی خداوند یسوع مسیح کی عظمت اور بزرگی ظاہر کرنیکا دم بھرتا تھا۔ یہ جدید فرقہ اس سے بڑھ چڑھ کر اس کی شان کو گھٹانے کی کوشش کرتا ہے اور یہ تمام معاملہ عجیب در عجیب ہے۔ اب اس بات کا فیصلہ کرنا کہ دونوں میں سے حق بجانب کون ہے اہل اسلام کے لئے ایک قابل توجہ امر ہے۔ بہر حال دونوں حق پر نہیں ہو سکتے۔ پر اگر قدیم اسلام کو جو صدیوں سے اپنے اعتقادات کے بموجب خداوند یسوع مسیح کی عظمت اور بزرگی کو مانتا چلا آیا ہے۔ تو اس نو پیدا شدہ فرقہ کی نسبت انہیں کو جو وہ آئے دن نئے رنگ میں رنگکر اپنے خیالی بلا و دیکھانا رہتا ہے۔ کچھ وقعت نہیں ہے بہر حال ہمارے نزدیک تو دونوں فریق یکساں ہیں کیونکہ وہ ایک طرح سے حقیقی معنوں میں ہمارے خداوند اور اس کی مشن کے سخت مخالف بلکہ اگر دشمن کہا جاوے تو بھی کچھ مبالغہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام کتب آسمانی کے جھٹلانے والے اور اُن کے برخلاف دم بھرنے والے ہوکر ایک اور طریق نجات بتاتے ہیں جس کا ان کتابوں میں ذکر تک نہیں ہے۔

ریویو

خُداوند کی تمثیلیں*:- اس نام کی کتاب جو فی الحال شائع ہوئی ہے۔ نہایت مفید ہے۔ اس کتاب میں بزرگ پادری بک صاحب نے خداوند یسوع مسیح کی تمثیلوں کے گہرے اور عمیق مطالب بڑی خوبی سے ظاہر کر دکھلائے ہیں۔ سالہا سال کی تجربہ کاری کی بے نہایت بدولت ہر ایک پڑھنے والے کو پہونچائی جاتی ہے۔ خُدا کے مژدہ نجات بخش کی ازحد شیریں باتیں ایسی عام فہم اور سلیس عبارت میں پیش کی گئی ہیں کہ جیسا اُن کو ایک عالم فاضل ویسا ہی سب لڑکے اور لڑکیاں بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر ایک مسیحی اس کو اپنے گھر میں رکھے اور بار بار پڑھے اور اپنے گھرانے میں اُس کی تلاوت کرادے تو اُمید ہے کہ کلام مقدس کے دقیق احوال اسکے مطالعہ کرنے والے مسیحی خاندانوں پر اچھی طرح سے روشن ہو جاوینگے۔ ہم مصنف کی تعریف کئے بغیر اس ریویو کو ختم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی تعریف میں جتنا کچھ لکھا جاوے اُتنا تھوڑا ہے۔ غرضکہ ہر ایک گھر میں یہ کتاب ہونی ضروری ہے قیمت صرف ۴ہر ہے اُستادوں کیلئے عموماً اور مناّدوں کیلئے خصوصاً مفید ہے

---

* من تصنیف پادری۔ پی۔ ایم۔ بک صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ساکن میرٹھ۔

اقتباس

محنت کا اجر

بہت برس گزرے کہ ایک لڑکا جس کی عمر چھوٹی تھی ایک بڑے مدرسے میں داخل ہوا اور ایک ایسی جماعت میں داخل کیا گیا کہ جس میں بڑے بڑے لڑکے تھے جو پڑھائی میں بھی بہت آگے نکلے ہوئے تھے۔ لیکن وہ لڑکا جواب اس جماعت میں پیچھے سے آیا کمزور تھا پر وہ محنتی اور ذہین تھا۔ پہلے تو اس کو بہت مشکل پیش آئی۔ لیکن وہ لگاتار محنت کرنے لگا۔ اور جب فرصت کے وقت دوسرے لڑکے کھیل اور کود سے دل بہلاتے تو وہ اپنا وہ وقت سخت محنت اور مطالعہ میں خرچ کرتا اور رفتہ رفتہ اُس نے ایسی محنت اور کوشش کی کہ وہ سب مضامین میں سب لڑکوں سے فوقیت لے گیا اور بڑا ہو کر ایک بڑا اورنیٹل سکالر بنا۔ جو ایسا مشہور ہوا کہ اُس کا بت سینٹ پال کیتھیڈرل میں لگایا گیا۔ اور وہ یورپ میں بڑا مشہور آدمی ہوا۔ اس کا نام سر ولیم جونس تھا۔ وہ کس طرح سے ایسی اعلےٰ عزت پر پہونچا؟ صرف محنت اور کوشش سے

ڈاکٹر جے ہیملٹن۔

پنجاب کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال میں عورتوں کی تعداد میں پانچ لاکھ سے زیادہ کمی ہوئی ہے۔ اور اب سو آدمیوں پر صرف ۸۲ عورتیں ہیں ۱۸۸۱ء میں سو مردوں پر ۸۴ عورتیں تھیں اور ۱۸۹۱ء میں ۸۵ اور ۱۹۰۱ء میں اس سے کچھ زیادہ۔

مفید کہانی

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

گزشتہ سے پیوستہ

کچھ عرصہ تک ان دونوں میں سے کسی نے اپنے اس نئے اعتقاد کا کسی کے آگے ذکر نہ کیا۔ آخرکار ایک دن صبح کو اڈولف نے کھانے پر اپنے باپ سے دعا مانگنے کی اجازت چاہی جب باپ نے اسے اجازت دی تو اُس نے نہایت عمدہ اور ایک مختصر دعا خُداوند یسوع مسیح کے نام سے مانگی اس طرح یہ لڑکا مسیح پر ایمان لانے میں اپنے خاندان بھر میں سبقت لیگیا۔ پہلے اس خاندان میں اور تھوڑی مدت بعد اُس یہودی کوچہ میں جہاں وہ رہتے تھے۔ اس بات سے بڑی بڑی حیرانی پھیلی۔ اس کے بعد یہودی کہنے لگے کہ روح القدس سفیر کے بیٹے پر نازل ہوئی ہے اور وہ کُتب مقدسہ کی ایسی تفسیر کرتا ہے کہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سُنی۔

ماہ جون ۱۸۲۳ء میں جُمعہ کے روز اسرائیل سفیر نے اپنی بیوی اور بیٹے اڈولف اور تین بیٹیوں سمیت بپتسمہ پا کر صاف اقرار کیا کہ یسوع برحق خُدا کا بیٹا جہان کا منجی اور موعود مسیح ہے۔

اس کے کئی سال بعد اڈولف سفیر نے اپنے رجوع اور مسیح پر ایمان لانے کا حال یوں لکھا۔

میں نے بچپن میں ایک یہودی عبادت خانے میں تربیت پائی اور سیکھا کہ صرف ایک خدا غیر محدود بعید الفہم پاک روح ہم سے برتر اور حاضر و ناظر ہے۔

باقی آئندہ

مراسلات

مصلوب زندگی

گزشتہ سے پیوستہ

پولوس کہتا ہے کہ مسیح مجھ میں زندہ ہے وہ پہلے کہہ چکا ہے کہ اب میں زندہ نہ رہا۔ اب وہ دیکھتا ہے کہ اگر میں زندہ نہیں تو کون مجھ میں زندہ ہے؟ اس سوال کا جواب یہی ہے کہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ اس تجربہ میں ذیل کی باتیں شامل ہیں:۔

پولوس مسیح کی موت کی مشابہت میں اپنے کو مُردہ دیکھتا ہے تو اس کے جی اُٹھنے کی مشابہت میں ایک نئی قیامت شدہ زندگی کو محسوس کرتا ہے۔ خدا نے ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا اور مسیح یسوع میں شامل کر کے اس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُسکے ساتھ بٹھایا افسی ۲: ۴-۶

مسیح اس قیامت شدہ زندگی کا ثبوت ہے۔ اس لئے پولوس اُسی کو یہ زندگی قرار دیتا ہے۔

وہ اپنے روحانی تصور میں اس زندگی کو مسیح کیساتھ اس قدر پیوستہ محسوس کرتا ہے کہ مسیح میں اور اس زندگی میں فرق نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ قلسیوں کو لکھتا ہے کہ تم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کیساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے۔ جب مسیح جو ہماری زندگی ہے۔ ظاہر کیا جائیگا تو تم بھی اُسکے ساتھ جلال میں ظاہر کئے جاؤ گے۔ قلسی ۳: ۳ و ۴

یہ نئی انسانیت یا نئی زندگی خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے۔ قلسی ۳: ۱۰

مسیح اس زندگی کا خالق ہے۔ لہذا یہ زندگی مسیح کی صورت رکھتی ہے۔ پس پولوس کی روحانی منطق میں یہ زندگی مسیح ہے۔

اس نئی زندگی کی غرض مسیح کی خدمت ہے۔ اسلئے پولوس*
لکھتا ہے کہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے۔ فلپی ۱: ۲۱ اس سے
بھی وہ مسیح کو اپنی زندگی قرار دیتا ہے۔ اس نے اپنی مرضی کو
صلیب دی۔ مرضی کو زندگی میں سے نکال ڈالو تو زندگی بیکار
ہوگی جس مرضی سے اب وہ چلتا ہے وہ مسیح کی مرضی ہے۔
لہٰذا مسیح کی زندگی اب اُس میں نظر آتی ہے۔ اس خیال سے
بھی وہ کہہ سکتا ہے کہ میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے
اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان
لانے سے گزارتا ہوں۔ پولوس رسول اس جملے سے ظاہر کرتا ہے
کہ اگرچہ جسم اُس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر
کھینچا گیا تاہم جسم میں ایک زندگی گزارتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ
اس جملے کا جسم مصلوب ہو کر پاک ہوگیا ہے۔ یہ وہ جسم ہے جو
روح القدس کا مقدس ہے۔ پہلا قرنتی ۶: ۱۹۔ یہ وہ بدن ہے
جس سے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے ہدایت دی گئی پہلا قرنتی
۶: ۲۰ اس تقدیس شدہ جسم میں پولوس ایک زندگی گزارتا ہے
یہ کونسی زندگی ہے؟ یہ وہ قیامت شدہ زندگی ہے۔ جس کا**
اس جملے میں لفظ میں کا استعمال کرنے سے پولوس رسول
اپنے تجربہ کو اس ملک کے دنیاوی خیال سے متفرق دکھاتا ہے
یہ زندگی آسمانی ہے۔ اوپر سے دی گئی ہے۔ خالق کی صورت
پر ہے یہ زندگی مسیح کی زندگی ہے۔ جو ایماندار میں ڈالی گئی ہے۔
ایماندار اس زندگی کو مسیح کہتا ہے۔ مگر اس زندگی کا گزارنے والا
ایماندار آپ ہے۔ اسی لئے اس جملے میں میں گزارتا ہوں ملا
یعنی ایمان کے وسیلے سے وہ خدا کے بیٹے کے ساتھ ایسا
پیوستہ ہو جاتا ہے کہ اسی کی مرضی سے اس کی روح کی طاقت
سے ایماندار کا ایک روحانی وصل نظر آتا ہے۔ اسی کو مصلوب
زندگی کہتے ہیں۔ پیارے بھائی کیا تم اس مصلوب زندگی
کا تجربہ رکھتے ہو؟

باقی دارد

آریہ گزٹ کا لیڈر نمبر

آریہ گزٹ کا ایک لیڈر نمبر ماہ نومبر ۱۹۱۲ء میں نکلیگا۔ لیکن نمبر نکالنے سے پیشتر اس امر کا تصفیہ ضروری ہے کہ مذہبی دنیا کے مذہبی لیڈر کون ہیں؟ اس کے لئے ذیل کا سلسلہ رکھا گیا ہے۔ کہ آریہ۔ سناتن دہرمی۔ عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے مذہبی لیڈروں کے متعلق رائیں دیں ہر ایک مذہب کے دو لیڈر منتخب کئے جاوینگے یعنی آریہ سماج کے دو۔ سناتن دہرمیوں کے دو۔ عیسائیوں کے دو۔ اور مسلمانوں کے دو۔

جب راؤں سے آٹھ مذہبی لیڈروں کا انتخاب ہو جاویگا تو پھر ہر ایک لیڈر کی زندگی کے حالات معہ تصاویر آریہ گزٹ میں شایع کئے جاوینگے اور منتخب شدہ لیڈر صاحبان سے انہیں کے مذاہب پر عالمانہ مضامین میں لکھوانے کی کوشش کی جائے گی۔

ہر ایک آریہ۔ سناتن دہرمی۔ عیسائی اور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کام میں مدد دے۔ تاکہ یہ مفید کام بخوبی اسلوبی سرانجام پاوے۔

تمام رائیں ۲۰ اکتوبر تک دفتر آریہ گزٹ لاہور میں پہونچ جانی چاہئیں۔ جن کی رائیں درست ہونگی انہیں انعامات دیئے جاوینگے آپکا نیازمند۔ خوشحال چند خورسند ایڈیٹر آریہ گزٹ۔

انگلستان کی تجارتی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ جولائی میں جو مال باہر بھیجا گیا اُس کی قیمت میں گیارہ کروڑ کی بیشی ہوئی اور جو مال انگلستان میں آیا ہے ۴ کروڑ بیشی ہوئی ہے۔

ہندوستان اور لنکا کے درمیان اب تک تار برقی کی شرح تین آنے فی لفظ تھی۔ لیکن یکم ستمبر سے یہ شرح تبدیل ہو جائے گی۔ اور ہندوستانی تار برقی کی اوسط شرح لنکا کے تاروں میں لگے گی۔

سچا واقعہ

جناب من ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں سلام نیاز مندانہ کے بعد التماس ہے۔ میں ایک مدت سے اپنے ہندو دین اور آریہ سوسائٹی کی پیروی سے بوجوہ بیزار ہو کر کسی خدا کے دین اور سچے مذہب کا متلاشی تھا ہر طرف چلا پھرا اور ہر ایک دین اور دینداروں کو ٹٹولا۔ اسلام کو بھی دیکھا مگر تسلی نہ ہوئی۔ اتفاق سے جو ندہ یابندہ کا مضمون ہیں یہاں رڑکی میں جناب پادری بی بی فرنک صاحب بی اے مشنری ایس پی جی مشن رڑکی سے ملا اور مدتوں آپ سے بات چیت رہی۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور الطاف بزرگانہ اور اخلاق کریمانہ کہ جو ایک سچے دیندار کے لئے ضروری نہیں بلکہ لازمی ہیں۔ آپ کا ذی علم اور خلیق اور ہر دلعزیز ہونا مسلم الثبوت ہے۔ آپ کی وسعت بیانی اور عالمانہ تقریر سے سب واقف ہیں۔ انجام کار مجھے آپ کے وجود باجود کی مشاہدہ اور مکالمہ خدا نما سے مجھ پر برحق دین کا مرقع آنکھوں کے سامنے ہو جانے سے مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا کہ تو جو چاہتا ہے اس دین عیسوی میں موجود ہے اور اس کو سب جانتے ہیں کہ یہ مذہب بھی خدا کی طرف سے ہے اور اس کے بانی حضرت یسوع مسیح کو خطابات ابن اللہ و مظہر اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ منجانب خدا بہم پہونچے ہیں۔ وہ کلام خدا اور کتاب منزل من اللہ میں داخل اور شامل ہونے سے اُن کی والا شان کو فضیلیاں اور اُن کی منزلت کو چسپاں ہو گئے ہیں۔ مزید بر آں میرا یقین اس کو چاہتا ہے کہ دایا دین حق سے شبیہ اخلاق اور محبت کا ہونا چاہئے۔ کہ ہمیشہ خادم آقا کی عادت سے بہرہ اندوز ہوگا۔ سو اس کا کچھ یہ دین عیسوی معترف ہے۔ اس لئے مجھے بھی اس سے محبت ہو گئی اور اس کی محبت اور راستبازی مجھے اس کی طرف لیگئی اور میں نے اس دین کو جناب پادری صاحب موصوف بالا کے ہاتھ پر قبول کرکے آپ سے بپتسمہ پایا۔ اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے۔

---

* جو اوپر پیش کی گئی یہ وہ زندگی ہے جس میں مسیح زندہ ہے یا جو زندگی مسیح ہے۔

** جو کہا گیا گزارنے کے گزارنے میں بھی ایماندار مسیح سے جدا نہیں ہے وہ اسے خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہے۔

روزانہ کتاب مقدس کے مطالعہ سے بہرہ اندوز اور دینی کتب کے معائینہ سے کامیاب ہوکر (بائیبل) کے عجائب غرائب حیرت انگیز خدانما مضامین مجھے دین کی راستی پر یقین دلاکر بانئے دین حضرت یسوع مسیح کا سچا خادم بنا لینے کو تیار نہیں بلکہ بنا لیا ہے۔ اس کو عام عقلاء جہاں جانتے ہیں کہ دل پر کسی دوسرے کا قابو ہے اور وہ چاہتا ہے جس طرف اہل دل کو لیجاتا ہے۔ اب میری وابستگی دین کی یہ صورت ہے کہ دل ہر لحظہ دین کے اقرار سے خالی نہیں رہتا کہ اس میں غیر کو جگہ پانا مشکل ہے۔ اور سمجھانے والوں کی یہ دلی رغبت ہے کہ ہم اس کو ساحل کامگاری اور رستگاری سے ہٹا دریا عمیق گرانبارے میں ڈالکر اس کی خواہش اور مراد سے دور لے جاویں مگر یہ وجوہات مستظہرہ بالا میرے قابو سے باہر ہے اور میں مجبور ہوں۔

الحال میرے ایک عزیز نے مجھے سمجھانے اور میرے واپس ہوجانے کی نظر سے مجھے ایک خط لکھکر بسبیل ڈاک بھیجا ہے جس کی نقل میں بجنسہٖ کرکے استدعا کے ساتھ ابلاغ خدمت کرتا ہوں کہ آپ اس عریضہ بندہ خاکسار کو مع نقل اس خط کے اپنے اخبار نور افشاں کے کسی کالم میں جگہ دینے سے اس خاکسار کو سرفرازی بخشیں تو بعید از عنایت کریمانہ نہ ہوگا۔ اور اس خط کی نقل کی جو میں نے جواباً عرض کیا ہے وہ بھی تسلسل اس کے طبع فرمایا جاوے وہ ان کو اور عام سب دوست۔ احباب عزیز اقارب اور جملہ وابستگان کو ایک جواب کافی اور شافی متصور ہوگا اور آئندہ بار بار جداگانہ ہر ایک بجواب ان کے والا نامجات کے لکھنے کی ضرورت نہ رہیگی۔

نقل خط متذکرہ بالا

میرے پیارے بھائی جی افسوس ہے کہ بندہ آپ کے دولت خانہ پر آیا۔ جبوقت کہ بندہ آپ کی دکان پر جو منڈی میں ہے وہاں پہونچا اور کچھ دیر تک وہاں بیٹھا۔ لیکن وہاں پر آپ کا کچھ ذکر نہ چلا۔ اس کے بعد بندہ والدہ صاحبہ کو ملا۔ آپ کا سائیکل لیکر گیا تھا۔ لیکن آپ کی والدہ نے ابھی تک کچھ ذکر نہیں کیا۔ مگر سب گھر والوں کے چہرہ سے افسوس ہی افسوس معلوم ہوتا تھا۔ کمترین نے اس وقت تک بالکل دریافت نہیں کیا کہ کیا معاملہ درپیش ہے۔ پھر بندہ نے سوچا کہ باغ میں ولایتی رام کو ملوں۔ اس سے دریافت ہوگا کہ کیا معاملہ ہے۔ بندہ باغ کو جا رہا تھا اور دل ہی دل میں سوچتا جاتا تھا کہ کاش ان کے مکانوں اور ان لوگوں کے دلوں سے کیوں افسوس ہی افسوس معلوم ہوتا ہے۔ ٹانگیں تھا ابھی کام کرنے سے رک گئیں یعنی سائیکل چلانے سے جا رہتیں۔ اور باغ میں پہنچ ہی چکا تھا جب باغ میں جاکر کوٹھی کی طرف نظر ماری تو کوٹھی کی عجیب حالت ہی دیکھی۔ اور باغ میں خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ بندہ حیران تھا سوچتا تھا کہ یہ کیا معاملہ درپیش ہے۔ لیکن عجیب کیفیت نظر آرہی تھی۔ آخر کار بندہ نے وہاں پر جاکر مالی کو پکارا زور سے آواز دی تو مالی کھیت میں کچھ بو رہا تھا۔ آیا۔ بندہ نے مالی سے پوچھا کہ باغ کی کیوں ایسی حالت ہو رہی ہے یعنی سنسان کی کیا وجہ ہے؟ تو مالی نے کہا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ان چیزوں کا مالک تو عیسائی ہوگیا ہے۔ اور بندہ کو اس وقت ہی کچھ ہوگیا اور وہاں پر بیٹھا کوٹھی کی طرف دیکھتا اور روتا تھا۔ مالی نے جب یہ حالت میری دیکھی تو پکڑ کر مجھے ملازم پر چھوڑ گیا۔ ملازم پر سب نوکر افسوس کر رہے تھے۔ اور یہ کہہ رہے تھے کہ یہ کام کس کام کے ہیں۔ ان کو کون سنبھالیگا۔ بندہ کو کچھ ہوش آیا اور پوچھیں ملازم سے گھر کو چلا۔ وہاں سے نکلتے ہی ایک طرف سے آواز آئی کہ لالہ میلارام جی ٹھہر جانا۔ بندہ نے سوچا کہ ولایتی رام آواز دے رہا ہے۔ جب پیچھے واپس دیکھا تو درگاداس تھا وہ میرے پاس پہونچا اور مجھے اپنے گھر لے گیا۔ وہاں پر بندہ نے دریافت کیا تو سوا میری تسلی دینے کے وہ روتا ہوا نظر آیا۔ ایک آدھ گھنٹہ میں اور درگاداس روتے رہے۔ اس کے بعد درگاداس نے تمہارے ہردو خط دکھلائے۔ ایک وہ خط جس میں بابو رام بخش کو اطلاع دیتے ہو کہ میں عیسائی ہوگیا۔ ایک وہ جو درگاداس نے آپ کو لکھا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اس کے جواب میں کہ جو آپ نے آریہ مت پر نسبت حملہ کیا ہے۔ خیر جو کچھ لکھا ہے وہ سچ ہی ہے۔ یہ آپ کو کب یقین ہو سکتا ہے کہ میرا حصہ مارا جائیگا۔ بھائی صاحب ذرا غور طلب بات ہے کہ حصہ کونسا مارا جائیگا اور کس سے بانٹوگے یہ چند روزہ کام ہے۔ اس کا بھی طرح بندہ قایل ہے۔ لیکن یہ نہیں سمجھتا کہ کیوں ایسا لکھا گیا؟ مثل مشہور ہے کہ جس نے اپنے بزرگو کو کھایا۔ اس نے کہیں نہیں پھل پایا۔ اس کو کوئی مت یا شاستر اور بائیبل بھی اچھا نہیں سمجھتی۔ بیشک تم کہوگے کہ کونسی تکلیف دی۔ اور یہ بھی کہوگے کہ اتنا کچھ ان کے پاس چھوڑ آیا ہوں لیکن بموجب آپ کے لکھنے کے مال اور دولت ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ اگر تم مال و دولت چاہو تو تمہارے گھر پر کچھ کمی نظر آتی ہے۔ میں بہت اچھی طرح واقف ہوں کہ آپ میرے اور ڈاکٹر صاحب کے لکھنے پر نہیں آئے۔ وجہ یہ ہے کہ جب کوئی نیا نیا عیسائی ہوتا ہے تو اسے پادری لوگ بہت لالچ دیتے ہیں اور اس کو بڑا عزیز سمجھتے ہیں کہ وہ والدین کی محبت اور مال و دولت سب کچھ بھولجاتا ہے۔ خیر مجھے کچھ شک نہیں کہ تم کو ان لوگوں نے اور دہوکہ نہیں تو نہیں سے لیا۔ کیونکہ تم کو روپیہ کا تو وہ بہت نہیں دے سکتے۔ اور کسی چیز کا بھی تو بہت نہیں دے سکتے کیونکہ وہ چیزیں جتنی تم چھوڑتے ہو ان کے باپ کے پاس بھی نہیں تھیں۔ جنکو وہ یسوع مسیح مانتے ہیں۔ کہیں تم کو انگریزی لیڈی نہ دکھلائی ہو اگر یہی بات ہے تو تم اسکو بیگم کر جاؤ ہم اسکو بھی تمہارے ساتھ شدہ کر سکتے ہیں۔ باقی آئندہ

راقم میلارام رسدہ بانگلان ضلع ہوشیارپور ۱۹ اگست ۱۹۱۲ء



مرزائی صاحبان کے ایک عام اعتراض کا جواب

اعتراض:- صلیب پر یہ دردناک فقرہ- ایلی ایلی لما سبقتانی- اے میرے معبود اے میرے معبود تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا کیسا پردرد فقرہ ہے- کون سنگدل ہے جو یسوع صاحب کی اس وقت کی دل کی پردرد حالت کو محسوس نہیں کر سکتا- کیا خوشی سے جان دینے والے کے منہ سے ایسے کلمات نکلا کرتے ہیں؟

جواب:- خوشی سے جان دینے والے خداوند یسوع المسیح کے منہ سے یہ کلمات بوجوہات ذیل نکلنے واجب تھے۔

۱- اس لئے کہ یہ وہ کلمات ہیں جو زبور ۲۲: ۱- میں ہیں- اور یہ ۲۲ واں زبور ہمارے خداوند کی موت کی پیشینگوئی ہے- اور یہودیوں میں دستور تھا کہ وہ اپنے دکھوں کے وقت اسی زبور کو پڑھ کر مسیح کے دکھوں کے طفیل سے تسلی پذیر ہوا کرتے تھے- چونکہ یسوع المسیح کے صلیب پر کھینچے جانے سے اس زبور کی پیشینگوئی کی ہر ایک بات خداوند مرد مصلوب پر صادق آ رہی تھی- اس لئے خداوند نے اس زبور ۲۲ کی پہلی آیت کو پڑھ کر اس پیشینگوئی کی تکمیل کو دکھایا اور اپنے پر صادق لایا ہے-

۲- ان کلمات کے فرمانے سے خداوند کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ کوئی صوری شخص صلیب پر نہیں کھینچا گیا- بلکہ حقیقی شخص یسوع المسیح ہی صلیب پر کھینچا گیا- اور یہی حقیقی شخص ہے جس کے حق میں ۲۲ زبور میں پیشینگوئی کی گئی تھی- جو اپنے باپ سے ہمیشہ رفاقت و مواصلت رکھتا رہا اور جس سے کبھی باپ کی شفقت کا چہرہ پوشیدہ نہ ہوا تھا-

۳- اگرچہ وہ بے گناہ اور بالکل پاک تھا تو بھی وہ گنہگاروں کا عیوضی اور خطاکار ہونے کے سبب حقیقتاً دکھوں کا متحمل ہوا جو کچھ گناہگاروں پر عدل الٰہی سے وارد ہونا تھا وہ سب کچھ اس گناہگاروں کے دوست اور عیوضی و فدیہ دینے والے پر حقیقتاً وارد ہوا- اور گناہگار شریعت و عدل کے دعوے سے خلاصی پا گئے- کیونکہ اُن کی اس سزا کو بھی اس مرد مصلوب نے اپنے پر لے لیا-

۴- ایسے وقتوں میں جب لوگ صلیب دیئے جاتے تو سخت عذاب میں مبتلا ہو کر مایوسی کے سبب اپنے دشمنوں کو گالیاں دیتے- اور خدا پر کفر بکا کرتے تھے- یا اپنے دشمنوں کے آگے منت وزاری کر کے رحم کی درخواستیں کیا کرتے تھے- لیکن اس سب کے برعکس ان کلمات کے ذریعہ دکھایا گیا ہے کہ ہمارا خداوند یسوع المسیح ایسی حالت میں خدا باپ کو اپنا خدا پکار کر اپنا جڑا رشتہ اس سے ظاہر کرتا ہے اگر وہ خدا کا حقیقی اور اکلوتا بیٹا قدوس اور کامل شخص نہ ہوتا تو اس وقت خدا باپ کے شفقت کے چہرے کو پوشیدہ ہوتا دیکھ کر وہ بھی اپنے عارضی تعلق سے دست بردار ہو کر خدا کو اپنا دشمن ہی سمجھ لیتا نہ کہ اپنا خدا- واہ ان کلمات سے کیسی محبت کا ظہور اور کیسا عاشقانہ تعلق یسوع المسیح میں اور خدا باپ میں ظاہر ہو رہا ہے کہ بڑے سے بڑے دکھ کے وقت بھی وہ اپنے حقیقی تعلق اور محبت کو نہیں چھوڑ سکا-

۵- یہ الفاظ تاریکی کے خاتمہ پر ہمارے خداوند نے فرمائے کہ جب تاریکی کا اختیار اور عدل کا تقاضا جو عیوضی گناہگاران پر واجب و لازم تھا تکمیل کو پہنچ کر خاتمہ پر آ گیا- اور جو کچھ اس عیوضی گناہگاراں کو سہنا تھا سہہ چکا تو اب روشنی کے نمودار ہونے کے ساتھ باپ کا پوشیدہ چہرہ اس پر ظاہر ہو گیا- تب ہمارا خداوند یسوع المسیح یہ فرما کر پوچھتا ہے- "اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تھا" تاکہ ظاہر کرے کہ گناہگار جو اب تک شفقت الٰہی سے دور کئے جا کر چھوڑے جانے والے تھے اُن کے عیوضی اور خطاکار نے یہ سزا بھی اُن کے عیوض میں اٹھا کر عدل کے دعوے کو پورا کر دیا- تاریکی کا اختیار جاتا رہا- روشنی جو خوشی و رحمت الٰہی کا نشان ہے- بحال و قایم ہو گئی- گناہگار تاریکی کے اختیار سے چھوڑائے جا کر عجیب روشنی میں لائے گئے- اور خدا کا پیارا بیٹا جو گناہگاروں کا عیوضی ہونے کے سبب سزا میں ڈالا یا چھوڑا گیا تھا وہ چھوڑا نہیں رہا بلکہ خدا باپ کی پناہ و گود میں آ گیا ہے-

۶- جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا نے کسی کو چھوڑ دیا تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ خدا کی ہستی یا خاصیت اُس چھوڑے گئے سے دور ہو گئی ہے- کیونکہ ہر وقت آسمان و زمین خدا کی ہستی اور حضوری سے پر ہیں- کیونکہ خدا اپنے حد و محیط کل ہے- (ان اللہ علی کل شئے محیط) پس خدا کے کسی کو چھوڑ دینے کے یہ معنے ہیں کہ خدا کے فضل- مہربانی و شفقت کا ظہور اس پر نہیں ہوتا- اور اسی کو خدا کا چھوڑ دینا کہتے ہیں- ایسا ہی جبکہ ہمارا خداوند یسوع المسیح ہم گناہگاروں کا عیوضی ہو کر عدل کے سب دعووں کو اپنے پر قبول کرنے کے سبب سے صلیب پر چڑھایا گیا تو خدا کے فضل- مہربانی اور شفقت کا چہرہ اُس سے چھپایا گیا "تاکہ سزا وہ عدل کا تقاضا پورا ہو- پس خدا کی ہستی اور خاصیت تو اُس سے جدا اور دور نہیں ہوئی مگر فضل- مہربانی و شفقت کا ظہور اُس دیر مناسب کے لئے کہ جس میں عدل کا دعوے پورا ہو بے شک رک گیا- تو بھی خلاصہ یسوع المسیح کا دل خدا باپ سے کامل طور پر لپٹا رہا- اگر یہ سزا ہمارا کفیل اور عیوضی خداوند ہمارے بدلے نہ اٹھاتا تو ہم گناہگار اب تک چھوڑے جاتے اور خدا کے فضل- مہربانی- شفقت و رحمت سے دور و محروم رہتے- لہٰذا خداوند یسوع المسیح نے ان الفاظ سے ظاہر کر دیا کہ وہ یہ سزا پورے طور پر بے گناہ ہو کر ہمارے عیوض اٹھا چکا اور وہی نورانی چہرہ جو اس پر چھپایا تھا پھر نمود ہو گیا ہے تو ہم بھی خداوند میں فضل مہربانی شفقت اور رحمت میں شریک و حصہ دار بن گئے ہیں- کیونکہ اب ہم پر عدل کا دعوے نہیں رہا- اور نہ ہم آگے



گو ستر دکھ کھلائے جا سکتے ہیں۔

۷۔ یہ الفاظ جو خداوند یسوع المسیح نے صلیب پر فرمائے ہماری تعلیم کے لئے بھی تھے وہ پھول کی طرح عطر دینے کے لئے کچلا گیا تاکہ دوسروں کو خوشبو دے۔ وہ جو ہمارا نمونہ اور ہمارا معلم ہے یہ محسوس کرکے کہ مجھ سے باپ کی شفقت کے چہرے کا ظہور چھپایا گیا ہے۔ وہ فوراً خدا باپ کی گود کی طرف دوڑ گیا۔ اور نمونہ سے سکھایا کہ ایسے وقت میں ہم کہاں کہیں کیا کریں۔ اور کس کی پناہ میں جائیں۔ پس ظاہر ہے کہ ان الفاظ سے جو مزمور ۲۲: ۱ آیت سے ہیں۔ کفارہ دینے یا خوشی سے دکھ اٹھانے اور جان دینے میں ذرا بھی انکار نہیں پایا جاتا۔ اے متعصب معترض ناخوشی تو تب ہوتی جب وہ مرد مصلوب جان دینے سے انکار کرتا۔ پیارے وہ تو ان الفاظ میں صرف خدا کے چہرے کے ظہور کا طالب ہوکے اسے ڈھونڈتا اور پا لیتا ہے۔ آپ ناخوشی کے کس خیال میں مغالطہ دے رہے ہیں۔ خداوند ہم کو برکت دے اور ہماری نگہبانی کرے۔ خداوند اپنے چہرے کا نور ہم پر چمکائے۔ اور ہمیں اطمینان بخشے اب اور ہمیشہ۔ آمین۔

الراقم:۔ پادری ٹامس ہاول قصیر۔ لاہور

انتقال پر ملال

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۱۲ء بروز اتوار بوقت صبح ۷ بجے مسٹر جارج عیسی صاحب فرزند مسٹر عنایت عیسی داعظ انجیل میانمیر نے جو کچھ عرصہ سے بیمار تھے اس جہان فانی سے کوچ کرکے اپنے منجی کی گود میں اس دنیا کی مصیبتوں سے جو چند روزہ ہیں چھٹکارا پاکر ہمیشہ کے آرام میں داخل ہوئے۔ صاحب موصوف ایک نوجوان دیندار و خدا پرست تھے وقت نزع پر تسلی بخش باتیں اپنی نوجوان بی بی و بچے اور والدین سے کہتے ہوئے کہ اے خدا تو میری روح کو قبول کر میں قبول ہوا اور اب میں بڑے آرام میں ہوں سو گئے۔ خدا کے والدین کو جن کا ایک ہی فرزند تھا اور بہشیو اور نوجوان بی بی اور معصوم بچے کو

صبر عطا فرمادے۔

انتقال پر ملال

ناظرین نور افشاں اس خبر وحشت اثر کو پڑھ کر نہایت ہی مغموم ہونگے جو ہم کو اتوار کے روز ملی ہے کہ ۸ ستمبر ۱۲ء ۴ بجے کے وقت مشہور و معروف جناب پادری اے۔ ایچ۔ ایونگ صاحب پی ایچ ڈی ڈی ڈی سی ایس ساکن الہ آباد۔ بعارضہ تپ محرقہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ کچھ بہت عرصہ صاحب بیمار نہیں رہے۔ بلکہ اسی ماہ میں وہ اس مہلک مرض میں مبتلا ہوئے تھے۔ پہلے خیال رہا کہ شاید وہ ڈینگو فیور ہے مگر جب بخار کی حرارت بہت زیادہ ہوگئی تو صاحب کو سول ہاسپٹل میں بھیجا گیا جہاں مرحوم کا علاج کیا گیا لیکن بیماری زیادہ ہوگئی تھی۔ اور آخر کار وہ رحلت فرما گئے۔

ڈاکٹر آرتھر ایونگ صاحب بڑے بیدار مغز اور لائق و فائق اور عالم شخص تھے۔ جب وہ ولایت سے پہلے تشریف لائے تھے تو وہ سات سال تک سی۔ ایم۔ ہائی اسکول لودیانہ میں بطور مہتمم کے کام کرتے رہے اور اس عرصہ میں وہ چند سال نور افشاں کے ایڈیٹر بھی رہے تھے۔ اس کے بعد ۱۸۸۸ء میں وہ ولایت کو تشریف لے گئے اور رخصت کے بعد واپس آکر الہ آباد میں مقیم ہوئے جہاں انہوں نے کرسچن کالج قائم کیا۔ چنانچہ اس وقت سے وہ الہ آباد میں خداوند کے کام کو بڑی محنت اور جانفشانی سے انجام دے رہے تھے ان کی ہی بڑی کوششوں سے الہ آباد کرسچن کالج قائم ہوگیا۔ بڑی بڑی عالیشان عمارتیں بن گئیں اور حال میں وہ ہند کے بڑے مدرسوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ صاحب کے دفن ہونے کی خبر ہم کو اب تک نہیں پہونچی لیکن آئندہ ہفتہ ہم اسکو بھی درج اخبار کرینگے۔ حال میں یہ مختصر غمناک خبر دیجاتی ہے۔ کہ ایک معزز اور عالم صاحب ہمارے درمیان سے اپنا سفر پورا کرکے رخصت ہوگیا۔ جس کے لئے تمام مشن اور کلیسیا میں ماتم کر رہی ہیں۔ ان کے تمام شاگرد ان کو یاد کر کے روئینگے۔ کیونکہ صاحب موصوف ان کے حقیقی دوست اور مددگار اور خیرخواہ تھے۔ ہم صاحب موصوف کے رشتہ داروں کو اپنی دلی ہمدردی دکھلاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند ان کو اپنے تسلی دینے والے کی رفاقت کثرت سے عنایت کرے۔ اور اس افسوسناک حادثہ میں ان کو تسلی ملے۔

ای۔ ایم۔ مولچیو۔

الہ آباد میں روحانی بیداری کے اجلاس

گزشتہ سے پیوستہ

عزیزو ہمارا مکان دائمی ہوگا۔ اور وہ صرف انہی لوگوں کو ملیگا جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔

ہجم۔ مکان سے سب کام نہیں بنیگا۔ ممکن ہو کہ مکان حاصل کرکے کئی ایک قسم کی تکالیف باقی رہ جاویں۔ سو اس کی سجاوٹ کا بھی اور دیگر امور کی اشیاء کا فکر کرنا چاہئے۔ اپنی سیرت میں ظاہری اور باطنی فرق آجانا چاہئے ذکر (ع)

چوتھے پانچ قبر اور مرزہ بے ایمان۔

پہلا یوحنا ۳: ۲ ہم نہیں جانتے کہ کیا بنینگے۔ آئندہ باتیں بہت کچھ ہم سے پوشیدہ ہیں۔ خدا نے سارا بھید ہم کو نہیں بتایا۔ لیکن خداوند جب دوبارہ آویگا تو ہم اسے ایسا دیکھینگے جیسے وہ ہمارے سامنے ہے روبرو پھر ہم بدل جاوینگے۔ ہم اس کی مانند ہو جاوینگے۔ کیا خوشی کا وقت وہ ہوگا جبکہ ہمارا پیارا خداوند ہمارے درمیان موجود ہوگا۔ سب سے بڑی یہ ہے کہ مسیحی نہ فقط گناہ سے بچتا ہے۔ بلکہ دن بدن ہم اس کے قد تک پہونچینگے اور ہاں اس کی مانند ہونگے۔ یہاں ہندوستان میں کیا اچھی کہاوت ہے۔ کہ خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ ہم بھی اس کے نقش قدم پر چلکر اس کی شکل بنتے

جاتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر گناہ گنہگار سے دھویا جاکر پاکیزگی کو جسم بنا دیتا اور اس سے سیرت میں ایک عجیب قسم کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ اطمینان رکھیں کہ وہ آپ کو آپ کے سب گناہوں سے نجات دینے کو کافی و وافی ہے۔ نجات کے معنے گناہوں سے چھٹکارا پانے کے ہیں۔ جو لوگ نجات پا چکے ہیں ان سے اس پھل کے مزے کو پوچھیں۔

پادری جان فورمن صاحب کا الہ آباد میں

چھٹا لکچر

مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء بوقت ۷ بجے شام

گرجا گھر چوک

مضمون: ہمارا منجی و بادشاہ

رومیوں کا خط ۷ اور ۱۲: ۵

اس میں ہم دو طرح کی تصاویر دیکھتے ہیں۔

ایک بے گناہ دنیا۔ دوم۔ ایک گناہ آلودہ دنیا۔

دنیا ایک بڑی خوشنما جگہ تھی اور ایک قابل دید منظر تھا مگر گناہ کے سبب اُس کی شکل بگڑ گئی۔ ایک مصور نے ایک تصویر نیکی کی اور ایک بدی کی بنائی۔ بدی کی تصویر کو گناہ کی وجہ سے اُس نے اس قدر گھنونا بنایا تھا کہ دیکھکر بھی ڈر لگتا تھا۔ بڑی ڈراونی بھیانک تصویر تھی۔ واقعی گناہ ایک گھنونی اور خوفناک شے ہے۔ ایک ہمارا مہربان حاکم ہے۔ جس نے ہم کو بنایا ہے۔ اور ہم نے اُسکے احکام کو نہ مانا۔ سرکشی کی۔ گناہ کی کتاب بڑی بھاری ہے۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ لوگ اس کتاب کے دیباچے پر ہی فقط نگاہ کرتے ہیں۔ اس دنیا میں تو ہم فقط یہی دیباچہ ہی دیکھ رہے ہیں۔

باقی دارد

سیالکوٹ کنونشن کا پروگرام

از ابتدائے ۲۵۔ ستمبر لغایت ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

نوٹ:۔ ۱۔ ۸ بجے صبح سے پہلے کوئی میٹنگ نہیں ہوا کریگی۔ تاکہ زیادہ وقت خدا کے ساتھ خاموشی میں صرف ہو۔

۲۔ دعائیہ کمرے ہر وقت کھلے رہا کرینگے۔ اور چاہئے کہ ہر ایک اپنے اپنے پروگرام میں اُن میں حاضر ہونیکا وقت رکھے۔

۳۔ میٹنگ میں بغیر معقول وجہ کے دیری سے آنا۔ خدا کی بیعزتی کرنا۔ حاضرین کو تکلیف دینا۔ اور اپنی برکت کو کم کرنا ہے۔

	۲۵۔ ستمبر (بروز بدھ)
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس۔ "گناہ کیا ہے۔"
	۲۶۔ ستمبر (بروز جمعرات)
۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ۔ "مسیح ہمارے لئے۔"
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "گنہگار کی کھوئی ہوئی حالت"
	۲۷۔ ستمبر (بروز جمعہ)
۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ۔ "مسیح ہمارے لئے۔"
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ۔
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "کیا میں بچ گیا ہوں۔"
	۲۸۔ ستمبر (بروز سنیچر)
۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ۔ "مسیح ہمارے لئے۔"
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "نئی پیدائش"
	۲۹۔ ستمبر (بروز سبت)
۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ۔ "مسیح ہمارے لئے۔"
۳ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "مسیح کو کس طرح سے قبول کرنا۔"
	۳۰۔ ستمبر (بروز سوموار)
۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ۔ "مسیح ہم میں۔"
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ۔
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "سپردگی اور فرمانبرداری۔"
	۱۔ اکتوبر (بروز منگل)
۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت۔
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ۔ "مسیح ہم میں۔"
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "پھل لانا۔"
	۲۔ اکتوبر (بروز بدھ)

۱۰ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت
۱۰½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ "مسیح ہم میں"۔
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ۔
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں۔ ایڈریس:۔ "مسیح کی دوسری آمد"۔

۳ اکتوبر (بروز جمعرات)

۸ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ عبادت۔
۸½ بجے صبح	بڑے شامیانہ میں۔ بائبل کا مطالعہ "مسیح ہم میں"۔
۲ بجے دوپہر	مختلف میٹنگیں۔
۴½ بجے شام	سکول کے ہال میں۔ انگریزی میٹنگ۔
۷½ بجے شام	بڑے شامیانہ میں "شکر گزاری اور تعریف کی میٹنگ"۔

از طرف منتظم کمیٹی

اطلاع

لودیانہ پریسبٹیری کا آئندہ جلسہ انبالہ شہر کے گرجاگھر میں بتاریخ ۹ اکتوبر بروز بدھ وار بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔ نقشہ جات اعداد و شمار پُر شدہ سٹیٹڈ کلارک صاحب کے پاس ماہ ہذا کے پہلے ہفتہ کے شروع میں بھیجنے مناسب اور لازمی ہیں۔

پی سی اُپل سٹیٹڈ کلارک۔ لودیانہ۔ پریسبٹری۔

* Statistical forms filled up.

شعر و سخن

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن۔ تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ

نہ پوچھ کس قدر محو جمال یار ہوں میں
نہیں خبر ہے کہ بے خبر و ہوشیار ہوں میں

ترے کرم پہ سہارا ہے مغفرت کا مری
سراپا داغ گناہوں سے داغدار ہوں میں

نہیں بھروسا مجھے اپنے نیک کاموں پر
ترے کرم کا و لیکن امیدوار ہوں میں

اے درد مند مرے درد کی دوا کیجے
تپ فراق سے جل جل کے شعلہ بار ہوں میں

گھٹا میں یاس کی اب سر پہ میرے چھائی ہیں
برس کے رہتا ہوں وہ ابر نو بہار ہوں میں

جگر کو چھید دیا تیر عشق نے تیرے
کلیجہ تھام کر بیٹھا ہوں دلفگار ہوں میں

نظر اُٹھا کے میں دیکھوں کیا یار کی جانب
کئے پہ اپنے بہت تائب شرمسار ہوں میں

آج کل ۲۶۰ ہم لوگ احاطہ بمبئی میں کال کے سبب سے بدرپا رہے ہیں۔ لیکن یہ تعداد گھٹتی جاتی ہے۔ چنانچہ گزرے ہفتے اس سے اٹھارہ ہزار لوگ زیادہ مدد پاتے تھے۔

انتخاب الاخبار

مقدمہ کا خرچ

منا پور کے مقدمہ میں سرکار کا دس لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ اکیلے مسٹر ڈون کو ہی بارہ ہزار پونڈ ملے ہیں۔ مسٹر نارٹن اور مسٹر گارتھ کو روزانہ ۱۲۰۰ روپے ملتے تھے۔ مسٹر گریگوری کو روزانہ ۲۲۰ ملتے تھے۔ دوسرے فریق والوں کا بھی ڈیرہ لاکھ روپیہ خرچ ہو گیا تھا۔ (عام)

ایک پیسہ کے لئے ایک ماہ قید

ضلع منٹگمری کی تحصیل پاک پٹن کے ایک شخص دیال سنگھ نے چند ہفتے گزرے ایک پوسٹکارڈ پر استعمال شدہ ٹکٹ چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا۔ اتفاق سے پوسٹ ماسٹر نے استعمال شدہ ٹکٹ تاڑ لیا اور پوسٹماسٹر جنرل کو بھیج دیا۔ پوسٹماسٹر جنرل بہادر نے اس پر ڈپٹی کمشنر ملتان کی توجہ دلائی۔ پھر کیا تھا۔ دیال سنگھ پر مقدمہ قائم کیا گیا جو پاک پٹن کے تحصیلدار صاحب کی عدالت میں سماعت ہوا۔ جہاں سے ملزم کو ایک ماہ قید سخت جس میں ایک ہفتہ قید تنہائی بھی شامل ہے۔ علاوہ بریں پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ افسوس اگر جعل نہ کیا جاتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی۔ واقعی مقام عبرت ہے۔

(عام)

پرندوں کی قسمیں

۱۸۶۲ء و ۱۸۸۵ء کے مابین گورنمنٹ آف انڈیا کو شوق ہوا کہ ہندوستان کے کل پرندوں کی ذاتیں معلوم کی جائیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں معلوم کیا گیا کہ اس ملک میں ۸۲۰۰۰ ہزار اقسام کے پرندے ہیں اور انڈوں کی

صورتیں ۱۶۰۰۰ ہزار قسم کی پائی گئیں۔ اس قدر ذاتوں کے پرندے دنیا کے کسی ملک میں نہ ملینگے (؍؍)

مصنوعی آدمی

اہل جرمن نے ایک کھلونا انسان بنایا ہے۔ اس میں تین سو پرزے لگائے ہیں۔ جن کی بدولت یہ مصنوعی انسان زمین پر سیدھا چلتا ہے۔ بورڈ پر لکھتا ہے۔ بائیسکل چلاتا ہے۔ گھوڑے پر چڑھتا ہے وزن اس کا دو من اور قد چھ فٹ اونچا ہے۔ کہتے ہیں کسی روز جنگی لوگوں کے مقابلہ پر ان مصنوعی جنگی آدمیوں سے کام لیا جائیگا۔ افریقہ کے وحشیوں کو ڈرانے اور مارنے کے لئے یہ آلہ قیمتی پایا گیا ہے۔ لطف یہ کہ اگر دشمن اس پر غلبہ پائے گا تو یہ مصنوعی آدمی پھٹ جائیگا اور آس پاس کے لوگوں کو ہلاک کر دیگا۔ ایجاد تو عجیب ہے شاید کبھی اہل ہند کے مشاہدہ میں بھی آئے۔ (؍؍)

پندرہ لاکھ کی چوری

روس کے قدیم پایہ تخت ماسکو سے خبر آئی ہے کہ پرنس سیکیگاسکی کے ہاں چور پڑے اور پندرہ لاکھ روپیہ کی مالیت کے زیورات چرا کر لے گئے۔ اس وقت کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ ان زیورات میں ایک بڑا قیمتی الماس بھی تھا جو کسی زمانہ میں پیٹر اعظم کی ملکہ زارینہ کے قبضہ میں تھا۔ اس کی قیمت ۵۰ ہزار پونڈ بتلائی جاتی ہے پولیس سراغ ڈھونڈہ رہی ہے۔ مگر کوئی آدمی گرفتار نہیں ہوا

(؍؍)

عجیب کھڑاویں

موٹرسکیٹ نامی کھڑاویں مغربی دنیا میں ابھی ایجاد ہوئی ہیں اس میں موٹر کار کی مانند چار پہئے لگائے گئے ہیں۔ جس میں ایک مشین بھی لگی ہوئی ہے۔ سوار بوٹ پہنکر اس پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جنکو کھڑاوں کے ساتھ جکڑ لیتا ہے کھڑاوں کے پہیوں کے نیچے گیس اور بجلی تار سے بھرے ہوئے بکس ہوتے جن میں دو نلیاں لگائی گئی ہیں۔ جنکو سوار اپنی کمر کی پیٹی سے باندہ لیتا ہے۔ اس میں ایک کنجی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جو سکیٹوں کو تیزی اور حسب مرضی جدہر چاہو پھیر سکتی ہے۔ سکیٹوں کا وزن صرف ۹ سیر ہے۔ کنجی دبتے ہی سکیٹ دوڑنے لگتے ہیں اور ان پر کھڑا ہوا آدمی مزے سے چلا جاتا ہے یہ سکیٹ تین میل سے لیکر پچیس میل فی گھنٹہ چلتے ہیں۔ اور نیز ہموار سڑک پر بھی سکیٹوں کے ذریعہ سے آدمی بخوبی چل سکتا ہے۔ پیرس میں کئی دفعہ ان کا تجربہ کیا گیا ہے۔ اور لوگ گھوڑ دوڑ کی مانند ان کو بھی کام میں لانے لگے ہیں کسی دن یہ سکیٹ ہندوستان میں بھی آجائے گی۔ (؍؍)

پستہ قد لیڈی

آسٹریا کے ملک میں اینٹی نامی ایک خوبصورت اور باوضع مس ہے جس کی لمبائی ۲۶ انچ یعنی دو فٹ دو انچہ ہے۔ جب بائیسکل پر سوار ہوتی ہے تو ایک فٹ اونچی نظر آتی ہے۔ اُس کی بائیسکل بھی ہلکی پھلکی ہے۔ یہ لڑکی فرنچ جرمن اور جاپانی زبانیں بولتی ہے۔ جب جاپان گئی تو سلطان میکاڈو نے ایک طلائی گھڑی اُس کو تحفہ دی تھی۔ اب اس کی شادی ایک نوجوان سے لگگئی ہے جسکو اینٹی نے بھی پسند کر لیا ہے۔ مگر دولہا اُس کی نسبت بہت بڑا ہے۔ آخر اس کا جوڑا کہاں ڈھونڈتے (؍؍)

ریلگاڑیونکو ٹکر نہیں لگیگی

حال میں ریلگاڑیوں کو ٹکر سے روکنے کے لئے ایک آلہ ایجاد ہوا ہے۔ یہ آلہ ریلگاڑیوں میں لگایا جائیگا جس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب ایک ہی ریلوے سڑک پر دو مختلف سمتوں سے دو ریلیں آجائیں تو ایک برقی سگنل خودبخود ڈرائیور کو مطلع کر دیگا کہ دوسری ریل کی تمہاری ریل سے ٹکر ہونے والی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ڈرائیور اس سگنل توجہ نہ دے تو پھر تھوڑی دیر کے بعد اُس کی ریل کا بریک بند ہو جائیگا۔ اور گاڑی خودبخود کھڑی ہو جاوے گی۔

(شانتی)

فرانس کی ایک کان میں مہلک حادثہ

۳ ستمبر کو لندن سے خبر آئی ہے کہ پچھلوں واقعہ شمالی فرانس میں ایک کوئیلہ کی کان کے مشتعل ہو جانے سے ۴۰ کانکن مرگئے ہیں اور ۲۲ آدمی بوجہ سخت زخمی ہونے کے باہر نکالے گئے ہیں۔ ۷۰ کان کن کان میں مدفون ہیں۔ اور اُن کی طرف سے ناامیدی ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ اس حادثہ میں اکتالیس جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اور بیس سے زیادہ آدمی خطرناک طور پر مجروح ہیں۔ کان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور پے درپے دھماکے سنائی دیتے ہیں۔ دو نکالنے والے بھی مرگئے ہیں۔ اور تین سخت زخمی ہوئے ہیں۔

(پرکاش)

چوبیس لاکھ کا قرضہ

کلکتہ کے میونسپل کارپوریشن کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ قرض لیا جائیگا جس کی منظوری مل چکی ہے۔ لیکن کارپوریشن میں اس کے صرف کے لئے مختلف رائیں ہیں۔ اور جب تک اس کے بارہ میں پورا سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ روپیہ کو ہاتھ نہ لگائینگے۔ غالباً سال آئندہ میں کلکتہ کو وسعت دینگے۔

(عام)

انگلستان میں جو طغیانی آئی اس میں دو ایک جگہ بہت نقصان ہوا۔ نارویچ میں روشنی کے انجن اور پانی چلانے کا کارخانہ واٹرورک ڈوب گیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب-۴۰ر+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی-ڈی-۹ر+

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲پائی
رومن اردو	〃	۲پائی
گورمکھی	〃	۲پائی
بچّوں کی پرورش	〃	۱ر
تواریخ بائبل	〃	۱ؑ۲ر
حیاتِ مسیح	〃	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	〃	۸ر
سبد غزلیں اُردو	〃	ار
گورمکھی	〃	ار

۱-اسلام میں مسیح	۱ر	۴-وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲-ینابیع القرآن	۳	۵-آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر
۳-بائبل یا قرآن	۱۰ر	۶-تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷-سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۱۳ر

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

۲-تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر+

۳-دولت لازوال اردو ۳ر-۵ر-۸ر+ رومن اُردو ۸ر+

۴-عزت بے مثال اُردو ۳ر-۵ر-۸ر+ رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ار+

۷-شادی کی بابت خیالات ار+

۸-سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا
دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۵۵ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو-بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو-قیمت فی جلد ۱ؑ۲ر+

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے-اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پادری ای - ایم - ویری صاحب ڈی - ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز چھپا